مجلسؒ دعوۃُ الحقّ پرنابگڑھ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمانؒ

ماہنامہ

دعوۃُ الحقّ

ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ مطابق اکتوبر ۲۰۲۳ء

دُعاء تو دل کی پکار

دُعاء اہتمام اور توجہ سے کرے، دل کو متوجہ رکھے، قلبِ غافل کی دُعاء قبول نہیں ہوتی، دُعاء تو دل کی پکار ہے، کوئی ہاتھ پھیلائے، زبان سے کہے، اور دل کہیں اور ہو تو وہ دُعاء نہیں ہے دُعاء کی صورت ہے، اس کی مثال میں عرض کرتا ہوں، دیکھو بھائی! ایک شخص نے حاکم کے پاس ایک درخواست لکھی اور وہ بہت عمدہ ٹائپ ہے، کاغذ بھی اچھا ہے، القاب و آداب ہیں، ٹکٹ لگا کر پیش کیا، لیکن جب درخواست دینے کا وقت آیا، اور حاکم کے سامنے درخواست پیش کی اور منہ پھیرلیا، تو کیا ہوگا؟ اس کی درخواست منظور ہوجائے گی یا کہا جائے گا کہ بڑا گستاخ اور بے ادب ہے کہ درخواست حاکم کے سامنے پیش کرنے کا سلیقہ بھی نہیں آتا، اسی طرح دُعاء میں بھی بھائی، اگر قلب غافل ہے اور دل کہیں اور ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسی دُعا قبول نہیں کی جاتی۔ اس لئے دُعاء کرے اور دل کو متوجہ رکھے۔

شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

طبیب الامّت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق اکتوبر ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱۲

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب و تقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع و ناشر

طابع و ناشر حکیم وصی اللہ نے

ج۔ یم۔ پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ .... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون .... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون ...... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط و کتابت و ترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔ (انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الاول ۱۴۴۵ھ مطابق اکتوبر ۲۰۲۳ء

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر و فکر	حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۸
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۴
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۸
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۲۰
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتھم	۲۲
۷	دردِ دل کی آہ و فغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۳
۸	دُرویش کی پند و نصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۶
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۷
۱۰	دردِ محبت	حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل و احکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب و رسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

ماہنامہ
دعوۃ الحق
ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ/اکتوبر 2023ء

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر اجمالی نظر

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ (رواہ مسلم)

''حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ میں سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب فرمایا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مکہ میں سردار قریش حضرت عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا نام نامی عبداللہ اور والدہ محترمہ کا اسم گرامی آمنہ تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سراپا بشارت ربیع الاوّل کے مہینہ میں دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت آٹھویں یا نویں تاریخ کو ہوئی، انگریزی تاریخ ۲۰/اپریل ۵۷۱ء بیان کی گئی ہے اس وقت ایران میں نوشیروان عادل کی حکومت تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت بابرکت کے وقت بہت سے عجائبِ قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ کبھی دنیا میں وہ باتیں نہیں ہوئیں، بے زبان جانوروں نے انسانی زبان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری سنائی، درختوں سے آوازیں آئیں، بت پرستوں نے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشخبری سنی، دنیا کے دونوں بڑے بادشاہوں یعنی شاہ فارس اور شاہِ روم کو بذریعہ خواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت ورفعت سے آگاہی دی گئی اور یہ بھی ان کو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سطوت وجبروت کے سامنے نہ صرف کسریٰ وقیصر بلکہ ساری دنیا کی شوکتیں سرنگوں ہوجائیں گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکم مادر میں تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا اور چار برس کی عمر میں مادر مہربان کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔

بچپن میں عجیب وغریب حالات مشاہدے میں آئے، ایک بڑا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کم سنی کے حالات کا حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، حق یہ ہے کہ بڑی خوش نصیب تھیں۔ بت پرستی اور بے حیائی کے کاموں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ پرہیز کرتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور امانت قبل از نبوت بھی تمام مکہ میں مشہور اور مسلم الکل تھی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب صادق اور امین زبان زدِ خلائق تھا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر گرامی پچیس سال کی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہوا جو خاندانِ قریش میں ایک بڑی دانشمند اور دولت مند خاتون تھیں، نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

جب آپ کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی تو حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا رسول بنایا اور سارے عالم کی طرف مبعوث کیا۔

بعثت نبوت مکی زندگی

اکتالیسویں سال میں پہلا اعلان نبوت فرمایا، وحی الٰہی کا نزول ہوا۔

۱۔ نبوت میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المؤمنین حضرت

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ایمان واسلام کی سعادت حاصل کی۔

۲۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ، صہیب رومی رضی اللہ عنہ اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کی سعادت حاصل کی، ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور شرف صحابیت کیلئے پہلا مدرسہ قائم کیا گیا۔

۳۔ نبوت تک چپکے چپکے لوگوں کو اسلام کی تعلیم دی۔

۴۔ نبوت سے کھلم کھلا دین سکھلایا جانے لگا، آزمائشوں کا دروازہ کھلا، ساحر و کاہن کے نام سے پکارے گئے، حقیقی چچی ام جمیل زوجہ ابولہب نے راہ میں کانٹے بچھائے، نماز پڑھتے ہوئے گردن مبارک میں چادر ڈال کر بل دیئے گئے، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی ران پر نیزہ مار کر شہید کیا گیا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کی چٹائی میں لپیٹ کر کوٹھری میں بند کرکے دھواں دیا گیا، بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو گرم گرم پتھروں پر لٹایا گیا، پیروں میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا۔

۵۔ نبوت رجب کے مہینے میں انفرادی ہجرت کا حکم ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

۶۔ نبوت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اور پھر تین دن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، کعبہ میں نماز پڑھی گئی۔

۷۔ نبوت میں شعب ابی طالب میں نظر بند کئے گئے، قریش نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کرنے کا معاہدہ کیا، اوائل ۱۰ نبوت تک ہمہ قسم کے مظالم ڈھائے گئے اور ایمان لانے والوں کو بُری طرح ستایا گیا۔

۸۔ نبوت میں شعب ابی طالب کی اسیری سے رہائی کے بعد طائف کا سفر فرمایا۔ دعوت حق میں جسم اطہر کو لہولہان کرایا اور خون کے پیاسوں کیلئے ہدایت کی دُعا فرمائی۔

۹۔ نبوت میں ایمان کے پہلے قافلے نے ایمان کی دولت پائی۔

۱۰۔ نبوت میں ۲۷ رجب المرجب روز دوشنبہ معراج عطا ہوئی، پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی۔

۱۱۔ نبوت میں ۲۷ صفر المظفر شبِ جمعۃ المبارک کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ بہ عزم ہجرت چھوڑا۔

بعد ہجرت مدنی زندگی

۱۔ ہجری میں یکم ربیع الاول دوشنبہ کے دن غارِ ثور سے باہر تشریف لائے ۸ ربیع الاول دوشنبہ کے دن رونق افروز قبا ہوئے۔

۲۔ دوشنبہ کے دن قبا میں چودہ یوم قیام کے بعد نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے مدینہ منورہ کا نام صدیوں سے یثرب تھا، اس یثرب نے آپ کے قدموں کی برکت سے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا شرف حاصل کیا، مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔

۲ ہجری میں اذان کا حکم ہوا، مکہ مکرمہ قبلہ پایا، روزے فرض ہوئے تین سو تیرہ اصحابِ رسول رب العالمین نے رسولِ رب العالمین کی معیت میں غزوۂ بدر میں شرکت کی ایک ہزار کہاں تین سو تیرہ کہاں، اُمت محمدیہ کا فرعون ابوجہل مارا گیا۔

۳ ہجری میں زکوٰۃ فرض ہوئی، ماہِ شوال میں غزوۂ اُحد پیش آیا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے، زبانِ رسالت نے سید الشہداء کا خطاب مرحمت فرمایا۔

۴ ہجری میں شراب کا پینا حرام قرار پایا۔

۵ ہجری میں عورتوں کو پردے کا حکم دے دیا گیا، آیتِ حجاب نازل ہوئی،

ماہِ شوال میں غزوۂ خندق پیش آیا۔

۶؍ہجری میں قریش سے تاریخی معاہدہ ہوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اسی سن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت کے مشہور بادشاہوں کے پاس سفیر روانہ فرمائے اور اسلام کی دعوت پیش کی۔

۷؍ہجری میں غزوہ خیبر (ماہ محرم وماہ صفر میں) ثمامہ والی نجد، جبلہ شاہ غسان رضی اللہ عنہ، فردہ بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ گورنر شام نے اسلام قبول کیا۔

۸؍ہجری رمضان المبارک میں، فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان، غزوۂ حنین، بعد فتح مکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عثمان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مدینہ حاضر ہوکر اسلام کی سعادت حاصل کی، عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔

۹؍ہجری ماہ رمضان میں غزوۂ تبوک پیش آیا، حج فرض ہوا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر فرمایا، عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ اکید والی دومتہ الجندل رضی اللہ عنہ، ذی الکلاع رضی اللہ عنہ بادشاہ قبائل حمیر نے اسلام قبول کیا۔

۱۰؍ہجری ایک لاکھ چوالیس ہزار شاگردوں (صحابیوں) کو ساتھ لے کر فریضہ حج ادا فرمایا اور اسلام کے تمام اصول سمجھا کر اُمت کو ''وداع'' کیا۔

جب عمر شریف تریسٹھ (۶۳) برس کی ہوئی اور ہجرت کا گیارھواں سال شروع ہوا تو بارہ ربیع الاوّل کو دوشنبہ کے دن بوقت چاشت چودہ دن بیمار رہ کر اس عالم سے رحلت فرمائی ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن'' آخری وصیت جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو فرمائی وہ یہ تھی کہ نماز کی حفاظت کرنا اور اپنے لونڈی غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تھی وہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف بنائی گئی جو زیارت گاہِ عالم ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ اکتوبر 2023ء

عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا، سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ (سورۃ الفتح)

اے لوگو! میرے رسول کی جلالتِ شان کو تھوڑا سا سمجھنے کیلئے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم جان لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے رسول ہیں۔ جتنا عظیم میں ہوں اسی سے میرے رسول کی عظمت کو پہچانو۔ بادشاہ کی عظمت سے سفیر کی عظمت ہوتی ہے۔ جتنے بڑے ملک کا بادشاہ ہوتا ہے اتنی ہی اس کے سفیر کی عظمت واہمیت ہوتی ہے۔ میں تو رب العالمین ہوں، احکم الحاکمین ہوں، سلطان السلاطین ہوں اس سے میرے رسولؐ کی عظمت کو پہچانو لیکن جس طرح تمہاری عقل وفہم وادراک میری عظمتوں کا احاطہ نہیں کرسکتی اسی طرح میرے رسول کی عظمتوں کا تم کیا احاطہ کروگے، میرے رسول کے انوارِ نبوت کو بلاواسطہ دیکھنے سے تمہاری آنکھیں قاصر ہیں۔ لہٰذا میرے رسولؐ کے انوار کو ''وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ'' میں دیکھو یعنی اُن لوگوں کے اندر دیکھو جن پر میرے رسولؐ کے نور کا عکس پڑ گیا ہے، جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پھول

کی خوشبو میں بسائے گئے ہیں اُن میں میرے نبیؐ کی خوشبو سونگھو کہ جن کے شاگردوں کی یہ شان ہے تو استاذ کی کیا شان ہوگی! یہ اس مَعَہٗ یعنی معیتِ رسولؐ کا فیض ہے جس نے صحابہ کو کیا سے کیا بنا دیا ؎

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فرواں کردیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

جو پہلے کفر و شرک سے مردہ تھے معیتِ رسولؐ سے حیاتِ ایمانی سے مشرف ہوگئے، جو بتوں کے آگے سر جھکاتے تھے اب اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں سرگرم ہیں اور کفر و شرک سے ایسی شدید نفرت ہوگئی کہ آگ میں جل جانا اُن کو کفر پر لوٹ جانے سے زیادہ محبوب ہے، جان، مال، آل و اولاد سب سے زیادہ اب اللہ پیارا ہوگیا، جو شدتِ غضب پہلے اللہ اور اللہ کے عاشقوں سے تھی رسولِ پاکؐ کی معیت و صحبت کی برکت سے اب وہ شدت اللہ کے دشمنوں پر محض اللہ کی رضا جوئی کیلئے صرف ہونے لگی جس کو اللہ تعالیٰ اس آیت میں موقعِ مدح میں بیان فرمارہے ہیں ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ'' میرے نبی کے صحبت یافتہ کافروں کے مقابلے میں بہت اَشد، بہت سخت اور تیز ہیں لیکن آپس میں اُن کا کیا حال ہے ''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ'' آپس میں بہت مہربان ہیں، ایک دوسرے پر فدا ہیں یہ اس مَعَہٗ کا فیض ہے کہ جو محبت پہلے نفسانی خواہشات کے لئے تھی میرے نبی کی صحبت نے اس کا رُخ بدل دیا اور وہی

محبت اب اللہ کیلئے اللہ سے محبت کرنے والوں پر نثار ہونے لگے۔

میرے رسول ؐ کی معیت کا فیض دیکھو کہ بندوں کے ساتھ اُن کے اخلاق میں یہ حیرت انگیز انقلاب آ گیا اور میرے ساتھ اُن کی عبادت کا کیا مقام ہے ''تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا'' تم دیکھو گے کہ کبھی رکوع میں جھکے ہوئے ہیں، کبھی سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو لوگ کبھی باطل خداؤں کی عبادت کیا کرتے تھے میرے رسول ؐ کی صحبت نے اس محبت کا رُخ پھیر دیا اور باطل معبودوں کے سامنے جھکنے والے سروں کو معبودِ حقیقی کے سامنے جھکا دیا۔ اور ان کے اخلاق و اعمال میں یہ انقلاب کس وجہ سے آیا؟ کافروں کے ساتھ شدت اور ایمان والوں کے ساتھ محبت و رحمت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رکوع و سجود میں انہماک کس غرض کیلئے تھا؟ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا'' ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کو ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

میرے شیخ اوّل حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اس کا ترجمہ یوں فرماتے تھے کہ صحابہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو سونگھتے پھرتے ہیں کہ کیا کرلوں کہ میرا رب خوش ہو جائے؟ اُن کے اخلاق کا یہ اثر ہے کہ ''سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ'' ان کی عبدیت کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں سے نمایاں ہو رہے ہیں، یہ آثار خشوع و خضوع کے

انوار ہیں جو مؤمن متقی کے چہرہ میں مشاہدہ کئے جاتے ہیں، کمالِ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہروں پر نور ہے۔ میرے شیخ فرماتے تھے کہ دل جب نور سے بھر جاتا ہے تو آنکھوں سے چھلکنے لگتا ہے، چہرہ سے جھلکنے لگتا ہے۔ اسی کو علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں ''سِیۡمَا'' کی تفسیر میں فرمایا:

هُوَ نُورٌ يَظْهَرُ عَلٰى وُجُوهِ الْعَابِدِيْنَ يَبْدُوْ مِنْ بَاطِنِهِمْ عَلٰى ظَاهِرِهِمْ

سیما ایک نور ہے جو اللہ کے عبادت گذار بندوں پر اُن کے باطن سے چھلک کر ان کے ظاہر پر نمایاں ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ بتا دیا کہ یہ اوصاف جو صحابہ میں پیدا ہوئے یہ ان کی ذاتی صفات نہیں تھیں بلکہ چونکہ وہ ''وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ'' تھے یعنی معیتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو حاصل تھی، یہ اسی معیت کا فیض تھا کہ اب قیامت تک ان کا مثل پیدا نہیں ہو سکتا، کوئی بڑے سے بڑا ولی بھی ایک ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا کیونکہ اب سید الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کسی کو میسر نہیں ہو سکتی۔ جو ''وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ'' کے مصداق تھے، کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے اب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عکس پڑ جانے سے ہدایت کے چراغ بن گئے، ہر صحابی ستارۂ ہدایت بن گیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، اُن میں سے تم جس کی بھی اقتدا کروگے، ہدایت پا جاؤگے۔ مشکوٰۃِ نبوت سے جس صحابی پر جس قسم کی جو شعاع پڑگئی وہ اس کا مصداق ہوگیا۔ نگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ پر پڑی تو ''اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ'' ہوگئے کہ میری اُمت میں میری اُمت پر سب سے زیادہ رحم دل ابوبکرؓ ہیں اور اسی نگاہِ مبارک کے صدقے میں شبِ معراج کی ایک تصدیق سے آپ صدیق ہوگئے جس کو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

چشمِ احمد بر ابوبکر زدہ
از یکے تصدیق صدیق آمدہ

حضرت ابوبکرؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ مبارک کا ایسا فیضان ہوا کہ ایک تصدیق سے وہ صدیق ہوگئے اور صدیق آئینۂ نبوت ہوتا ہے اور مشکوٰۃِ نبوت سے ''فَارِقٌ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ'' کی ایک شعاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پڑگئی اور آپ فاروق ہوگئے اور اسی نگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ'' یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں سب سے اَشد عمر ہیں۔ حیائے نبوت کی ایک شعاع نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ''اَصْدَقُهُمْ حَیَآءً عُثْمَانُ'' بنادیا کہ میرے صحابہ میں حیاء کے اعتبار سے سب سے بڑھے ہوئے حضرت عثمانؓ ہیں اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شعاع کے

فیضان ہی سے آپ ذوالنورین بھی ہو گئے اور نگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کا فیض تھا کہ جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علوم و معارف سے آراستہ کر کے بَابُ الْعِلْمِ (علم کا دروازہ) اور اَسَدُ اللہِ (شیر خدا) اور اَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ یعنی سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ایک لفظ مَعَہٗ نازل کر کے بتا دیا کہ معیت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کی کایا پلٹ دی اور جیسا کہ اوپر حدیثِ پاک مذکور ہوئی کہ ہر صحابی ستارۂ ہدایت ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا کہ صحبت میں اللہ تعالیٰ نے کیمیا کا اثر رکھا ہے۔ جس طرح کیمیا تانبے کو سونا بنا دیتا ہے اسی طرح صحبت کفر و فسق سے مردہ دلوں کو حیاتِ ایمانی سے مشرف کرتی ہے اور دوسری آیت میں ''کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ'' نازل فرما کر مزید صراحت فرما دی کہ اہلِ صدق، اہلِ تقویٰ کی صحبت و معیت کے بغیر تم صاحبِ تقویٰ اور صاحبِ ولایت نہیں ہو سکتے کیونکہ تقویٰ ہی ولایت کی بنیاد ہے۔ ''کَمَا قَالَ تَعَالیٰ: اِنْ اَوْلِیَآءُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ'' کہ اللہ کا کوئی ولی نہیں سوائے ان کے جو متقی ہیں اور صادقین اور متقین کلی متساوی ہیں جس کی دلیل قرآنِ پاک کی آیت ''اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ'' ہے۔ معلوم ہوا کہ جو صادق ہے وہ متقی ہے اور جو متقی ہے وہ صادق ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الاول ۱۴۴۵ھ اکتوبر 2023ء

مسواک کی اہمیت وفضیلت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

طہارت اور نظافت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چیزوں پر خاص طور سے زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے، ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنا ان پر لازم کر دیتا۔ مسواک کے جو طبی فوائد ہیں اور بہت سے امراض سے اس کی وجہ سے جو تحفظ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ راضی کرنے والا عمل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔ (رواہ احمد والنسائی)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی ہے“۔

تشریح: کسی چیز میں حسن کے دو پہلو ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ وہ حیاتِ دنیا کے لحاظ سے فائدہ مند اور عام انسانوں کے نزدیک پسندیدہ ہو اور دوسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبوب اور اجرِ اُخروی کا وسیلہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں بتلایا ہے کہ مسواک میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں، اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، گندے اور

مضر مادّے خارج ہوتے ہیں۔ منہ کی بدبو زائل ہوجاتی ہے، یہ اس کے نقد دنیوی فوائد ہیں اور دوسرا اُخروی اور اَبدی نفع اس کا یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کا بھی خاص وسیلہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے فرشتے جبرئیلؑ جب بھی میرے پاس آئے، ہر دفعہ انھوں نے مجھے مسواک کیلئے ضرور کہا۔ خطرہ ہے کہ (جبرئیلؑ کی بار بار کی اس تاکید اور وصیت کی وجہ سے) میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں“۔

تشریح: مسواک کے بارے میں حضرت جبرئیلؑ کی بار بار یہ تاکید وصیت دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے تھی اور اس کا خاص راز یہ تھا کہ جو ہستی اللہ تعالیٰ سے مخاطبہ اور مناجات میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہو اور اللہ کا فرشتہ جس کے پاس بار بار آتا ہو اور اللہ کے کلام کی تلاوت اور اس کی طرف دعوت جس کا خاص وظیفہ ہو، اس کیلئے خاص طور سے ضروری ہے کہ وہ مسواک کا بہت زیادہ اہتمام کرے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا یَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ یَتَوَضَّاَ۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تو اُٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کیلئے اُٹھتے تو مسواک سے اپنے دہن مبارک کی خوب صفائی فرماتے۔ (اس کے بعد وضو فرماتے اور تہجد میں مشغول ہوتے)۔

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک فرماتے تھے۔

تشریح: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نیند سے جاگنے کے بعد، خاص کر رات کو تہجد کیلئے اُٹھنے کے وقت پابندی اور اہتمام سے مسواک فرماتے تھے، اس کے علاوہ جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ مسواک صرف وضو کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ سو کر اُٹھنے کے بعد

اور مسواک کئے زیادہ دیر گذرنے کے بعد اگر وضو کرنا نہ بھی ہو، جب بھی مسواک کرلینی چاہئے۔ ہمارے علمائے کرام نے ان ہی احادیث کی بنا پر لکھا ہے کہ مسواک کرنا یوں تو ہر وقت میں مستحب اور باعث اجر وثواب ہے، لیکن پانچ موقعوں پر مسواک کی اہمیت زیادہ ہے۔ وضو میں، نماز میں، نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت، اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ فصل ہو گیا ہو اور قرآن مجید کی تلاوت کیلئے اور سونے سے اُٹھنے کے وقت اور منہ میں بدبو پیدا ہو جانے یا دانتوں کے رنگ میں تغیر آجانے کے وقت ان کی صفائی کیلئے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاِسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَاِنْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں ہیں جو اُمورِ فطرت میں سے ہیں۔ مونچھوں کا ترشوانا، داڑھی کو (بغیر کاٹے بڑھنے کیلئے) چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی لے کر صفائی کرنا، ناخن ترشوانا، انگلیوں کے جوڑوں کو (جس میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے، اہتمام سے) دھونا، بغل کے بال لینا، موئے زیرِ ناف کی صفائی کرنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ حدیث کے راوی زکریا کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعب نے بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا کہ دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔

اشرف النصائح

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ اگر سچے طالب اور مخلص سے کوتاہی بھی ہوجاتی ہے تو ناگواری نہیں ہوتی اور جس میں طلب واخلاص بھی نہ ہوں پھر اوپر سے ہو بے پروائی اور بے فکری تو اس کو کیسے کوئی گوارا کرسکتا ہے مگر آج کل طبائع میں بہت ہی بے پروائی اور بے فکری بڑھ گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر غلطیوں اور بدتمیزیوں کا صدور ہوتا ہے اور اس کا تحمل نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ رنگون سے ایک خط آیا ہے لکھا ہے کہ ایک شخص دوسری جماعتِ باطلہ میں تھا اب اس نے رجوع کرلیا اور آپ کی کتابیں بھی دیکھتا ہے بہت زیادہ آپ سے عقیدت مند ہے اس لئے اسی عریضہ کے ذریعہ سے اس کو غلامی کا شرف بخشیں اور بیعت فرما کر سلسلہ میں داخل فرمادیں۔ یہ شخص مقدمہ جاریہ میں بھی زیادہ کوشاں ہے اور اہل حق کی طرف سے گواہ بھی ہے میں نے لکھ دیا کہ آپ کے نزدیک یہ وجوہ تعجیل بیعت کے مقتضیات ہیں اور میرے نزدیک یہ وجوہ تاخیر بیعت کے مقتضیات کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب الرائی ہے اور رائے کا بدل جانا مستبعد نہیں اس لئے بہت انتظار کی حاجت ہے مگر آج کل لوگوں کو بیعت پر زیادہ

اصرار ہے اور کام کی جو بات ہے وہ محبت کا تعلق اور تعلیم کا اتباع ہے اس کے بعد اگر بیعت بھی کر لی جائے تو مضائقہ نہیں۔

فرمایا کہ اگر مرید کو شیخ سے محبت ہو تو اس کے سامنے کبھی تاویلیں یا اینچ پینچ نہیں کرسکتا محبت وہ چیز ہے کہ ایسی سب باتوں کو فنا کر دیتی ہے تاویلیں کرنا بالکل مترادف ہے عدم محبت کا مگر لوگ ایسی باتوں کو معلوم کرنا نہیں چاہتے سن کر خفا ہوتے ہیں۔

فرمایا کہ آج ایک صاحب کا خط آیا ہے اس میں ایک عجیب اور نئی درخواست لکھی ہے ایسی درخواست کسی نے آج تک نہیں کی تھی لکھتے ہیں کہ میں آپ کا معتقد ہوں اور بہت زیادہ عقیدت رکھتا ہوں اس لئے یہ عرض ہے کہ میں قرضدار ہوں آپ مجھ کو کیمیا کا نسخہ بتلادیں اگر آپ نے جواب جلدی نہ دیا تو میرا دل پھٹ جائے گا۔ میں نے لکھ دیا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کسی نے مجھے سکھا دیا تو میں تم کو سکھا دوں گا اور صورت اس کی یہ ہے کہ ایک کارڈ میں وقت مقرر کر کے اتنے وقت تک اگر کسی نے سکھا دیا تو مجھ کو اطلاع کر دی جائے میرے پاس رکھ دو اگر اس وقت مجھ کو کسی نے بتلا دیا تو میں تم کو اطلاع کر دونگا اسی سلسلہ میں فرمایا کہ کہیں یہ شعر سن لیا ہے نہ معلوم کس نے لکھ مارا ہے کہ ؎

کیمیاؤ ریمیا و سیمیا ایں نباشد جز بذات اولیا

یہاں پر اولیا سے مراد اس قسم کے اولیا ہیں جن کا سبق ہے اولیا (یعنی فلاں شخص روپیہ پیسہ لے آ) فضول چیزوں کے پیچھے پڑ کر لوگ اپنے بیش بہا وقت کو بیکار کھوتے ہیں تقدیر میں جس قدر ملنے والا ہے وہ تو مل کر ہی رہے گا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الاول ۱۴۴۵ھ اکتوبر 2023ء

ارشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پَرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ توراۃ پر عمل نہ کرنے والوں کو قرآن پاک میں گدھا قرار دیا گیا تو قرآن پاک جو توراۃ سے افضل ہے اس کا علم رکھنے کے بعد بے عمل ہونے والا کیا مستحق وعید نہ ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ ایک جگہ حاضری ہوئی مسجد بہت شاندار لیکن امام صاحب نے جب نماز پڑھائی تو بے حد افسوس ہوا۔ امام صاحب نے سورۃ الناس اس طرح پڑھائی ''مِنَ الْجِنَّاتِ وَالنَّسِ'' حروف کی صحت نہایت ضروری ہے۔ اب بیعت کرتے وقت احقر عہد لیتا ہے کہ تلاوت مع الصحت کرونگا۔

ارشاد فرمایا کہ عام طور پر جلسوں میں قرآن پاک کی تلاوت کرائی جاتی ہے مگر اسکے پڑھنے کا مقصد ہی بدل گیا اسی وجہ سے ہمارے یہاں طلبہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ جب بھی مجمع میں قرآن پاک کی تلاوت کریں تو اوّلاً اس کے فوائد وآداب بیان کردیا کریں تاکہ اصل مقصد واضح ہوجائے پھر تلاوت کریں تاکہ تلاوت کا پورا نفع ہو۔

ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب بے تکلف ایک جگہ کے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے فلاں جگہ سے تخصص کیا ہے میں نے کہا سورۂ والعادیات سناؤ، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سناؤ، انہوں نے سنایا تو میں نے کہا کہ ماشاء اللہ تخصص فی الفقہ کیا ہے، سُوَرِ صلوٰۃ یعنی سورتیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور جن کو نمازوں میں پڑھاتے ہو ان میں بھی تخصص کرلو اور میں نے کہا اچھا سورۂ فاتحہ سناؤ، سورۂ فاتحہ میں پاس ہونے کے نمبر تھے، اعلیٰ درجہ کے نمبر نہ آئے تو میں نے کہا کہ تخصص فی الفاتحہ بھی کرلو۔

ارشاد فرمایا کہ اب نئی دکان پر قرآن خوانی کا رواج شروع ہوگیا ہے۔ یہ سب رسم ہے، قابلِ اصلاح ہے۔ بعض لوگ اسی قرآن خوانی کی رسم کے ساتھ کسی بزرگ کا بیان اور دعوت بھی شامل کرلیتے ہیں یہ بزرگوں کو دھوکہ دینا ہے۔ کیا قرآن شریف دکانوں کے افتتاح کیلئے نازل ہوا ہے اور یہ مشائخ اسی کام کیلئے رہ گئے ہیں؟ برکت کیلئے صرف ۲ رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر دُعا کرکے شروع کردیجئے۔ پس سنت کے موافق کام ہوگیا۔

ارشاد فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے دلوں کو اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو پانی زنگ لگاتا ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کیسے زنگ صاف ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک کرو اور کثرت سے موت کو یاد کرتے رہو۔ ہمارے استاد مولانا عبداللطیف صاحب سہارنپوریؒ کثرت سے تلاوت قرآن پاک بچوں سے سنتے رہتے تھے۔ آج سمجھ میں بات آئی کہ کیا مقصود ہوتا تھا۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

اذان کیا چیز ہے مسجدوں سے اذان کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ حکیم اختر صاحب نور اللہ مرقدہ نے بہت عمدہ بیان کیا ہے کہ غلامو! حاضر ہوجاؤ۔ اذان ہوگئی اذان کے بعد پھر وقفہ ہوتا ہے تھوڑی دیر بعد میں وہی الفاظ اِقامت میں دہرائے جاتے ہیں، اب یہاں دو چیزیں ہیں۔ اس کو مثال سے سمجھو، (۱) اعلان ہے کہ فلاں وقت بادشاہ کا دربار لگے گا۔ لوگ جمع ہو گئے؛ یہ اذان ہے۔ (۲) اعلان ہوتا ہے کہ ہوشیار بادشاہ تشریف فرماہیں یہ تکبیر ہوگئی۔ اس کو کہتے ہیں کامل مؤمن کی پہچان۔ اذان کافی تھی، لیکن بندے کو مزید اللہ کی عظمت کی طرف متوجہ کرنا ہے، تکبیر اسی لئے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ'' اللہ والوں کے پاس ایسی چیزیں ملیں گی آپ کو۔ لوگ اوّلاً تو جاتے نہیں اور جو جاتے ہیں نیت درست نہیں رکھتے اور قدر نہیں کرتے۔ اس سے مقصد فوت ہوجاتا ہے اس وقت اکثریت مسلمانوں کی جہالت میں مبتلا ہے۔ بالکل نہیں جانتے ہیں، کتنی خامیاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں اپنے کو مریض سمجھتے ہیں نہیں، ان کا علاج کیسے ہوگا؟ اللہ رحم فرمائے۔

روحِ تصوف

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بعض حالات ومقامات

آپ کی عادت تھی کہ جب کہیں جاتے تو کسی کو اپنے ساتھ نہیں چلنے دیتے تھے۔ خواہ اس وجہ سے کہ بوجہ لطافت طبع کے بلاضرورت کسی کا ساتھ چلنا بارِ خاطر تھا یا تواضع کی وجہ سے یہ ناپسند تھا۔

فرماتے تھے کہ بقدر ضرورت دنیا کو طلب کرنا حُبِّ دنیا میں داخل نہیں۔

حضرت مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ کے بعض حالات ومقامات

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا آپ اس کو پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کو آپ کے عیوب پر متنبہ کردیا کریں۔ فرمایا کہ ہاں اگر خیر خواہی سے مطلع کرے تو مجھے پسند ہے۔ اور اگر میری تحقیر وتنقیص کی غرض سے کرے تو پسند نہیں۔

فرماتے تھے کہ عارف اگر طبیب سے اپنا مرض بیان کرے تو یہ اپنے مالک کا شکوہ نہیں۔ بلکہ اس کا اظہار ہے کہ حق تعالیٰ مجھ پر ہر طرح قادر ومتصرف ہے (اور میں اس کے سامنے عاجز ومجبور)۔

جب کوئی آپ کو ایذاء پہنچاتا تھا تو اس کو یہ بددُعا دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو محدث یا مفتی بنادے (مراد وہ ہے جس کی طرف عنوان میں اشارہ کردیا گیا ہے یعنی ایسا محدث ومفتی جو محض دنیا کیلئے یہ کام کرے۔ ورنہ محدث ومفتی کے فضائل بکثرت موجود ہیں)۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

آپ کے سامنے حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت عبادت کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسے لوگوں کا نام لیا کہ ان کے نام کی برکت سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اگر سارے مسلمان اُنہی کا طرزِ عمل اختیار کرلیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (دوسری) سنتوں اور مریضوں کی عیادت اور جنازہ کی نماز اور اسی قسم کی دوسری طاعات کون ادا کرے گا (مطلب یہ ہے کہ ان سنتوں پر عمل کرنا مجاہدہ فی العبادۃ سے زیادہ افضل ہے۔ مراد تضرع للمجاہدہ ہے ورنہ معتدل مجاہدہ ضروری اور طاعات مذکورہ کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے۔

حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ فرماتے تھے کہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جو شخص کسی نازل شدہ مصیبت سے بھاگتا ہے وہ اُس سے زیادہ سخت مصیبت میں گرفتار ہوجاتا ہے اس لئے تمہیں چاہئے کہ صبر اختیار کرو یہاں تک کہ حق تعالیٰ اپنے فضل سے یہ مصیبت تم سے دور فرمادے۔ حضرت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مصیبت سے مراد وہ مصیبت ہے جس کا دفعیہ دشوار ہو اس کے قبضہ میں نہ ہو۔ ورنہ مصیبت سے بچنے کی کوشش بقدر وسعت مسنون ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرماتے تھے کہ بقدر ضرورت دنیا کو طلب کرنا حُبِّ دنیا میں داخل نہیں۔ ایسا ہی قول قریب احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا گذر چکا ہے۔

حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر مجھے اندیشہ ہوتا کہ میں فلاں صاحب کے پاس جاؤں گا تو کچھ نہ کچھ ان کیلئے تصنع کرنا پڑے گا تو میں ضرور ان کی مجلس میں

حاضر ہوتا۔ لیکن چونکہ تصنع وریاء کا خطرہ ہے اس لئے حاضر نہیں ہوتا۔ آپ لوگ میرا اسلام ان کو پہنچادیں۔

فرماتے تھے کہ کوئی نیک کام میں اس سے افضل نہیں سمجھتا کہ آدمی اپنے گھر میں رہے (کسی سے اختلاط نہ کرے) اور اگر میرے سامنے کوئی ایسی تدبیر ہوتی جو مجھے ادائے فرائض کیلئے باہر نکلنے سے سبکدوش کردیتی تو میں ضرور اُسکو کرلیتا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

ان کے شاگرد ومرید جب اُن کے سامنے بیٹھتے تھے تو اس قدر سکون وتواضع سے بیٹھتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یعنی جیسے کسی کے سر پر کوئی چڑیا بیٹھ جائے اور وہ چاہے کہ یہ اُڑے نہیں تو نہایت سکون سے بیٹھے اسی طرح یہ لوگ سکون سے بیٹھتے تھے۔

ایک شخص (مریدوں میں سے) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ہنس پڑا تو فرمایا کہ بعض لوگ طلب علم کے مدعی ہیں اور مجلس میں ہنستے ہیں۔ یہ شخص دو مہینے تک میری مجلس میں نہ آئے اس کو دو مہینے تک آنے سے منع کردیا۔

حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ فرماتے تھے کہ سواد اعظم (بڑی جماعت) کا اتباع کرنا چاہئے۔ لوگوں نے سوال کیا کہ سواد اعظم کونسی جماعت ہے۔ فرمایا کہ وہ ایک مرد عالم یا دو تین ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے پیرو ہیں مطلقاً مسلمانوں کی ہر جماعت مراد نہیں۔ تو جو شخص ان جیسے ایک دو آدمیوں کے تابع ہوں وہ ہی آدمی (بڑی) جماعت اور (سواد اعظم) ہیں اور جو شخص ان کا مخالف ہو وہ (سواد اعظم) جماعت کا مخالف ہے۔

ماہنامہ
دعوۃ الحق
ربیع الاول ۱۴۴۵ھ اکتوبر 2023ء

نماز

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ

نماز میں حج کا لطف بھی ہے۔ حج میں اگر احرام و اِہلال ہے تو نماز میں تحریمہ و تہلیل ہے۔ نماز میں جہاد کا انداز بھی ہے۔ دیکھو نمازی نے جب وضو کیا تو گویا اُس نے زرہ پہن لی۔ اور جماعت جب کھڑی ہوئی تو امام کی حالت سپہ سالار کی ہوگئی اور مقتدیوں کی حالت لشکر کے مثل سمجھو کہ صف باندھ کر کھڑے ہیں۔ مقامِ جنگ گویا محراب ہے۔ سب لوگ امام کی اقتداء میں قدم جمائے ہوئے ہیں۔ اور نصرت و فتح کے طالب ہیں۔

جہاد میں جب فتح نصیب ہوتی ہے تو مالِ غنیمت تقسیم ہوتا ہے۔ اور نماز میں امام جب سلام پھیرتا ہے تو فضل ذوالجلال تقسیم کرتا ہے۔ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ نتیجہ یہ نکلا کہ جن مؤمنین مخلصین نے نماز ادا کی اُس نے زکوٰۃ بھی دی۔ اگرچہ اُس کے پاس مال نہ تھا۔ اور اُس نے حج کیا، گو اس کو استطاعت نہ تھی، اور اُس نے روزہ بھی رکھا اگرچہ اس کو قدرت نہ تھی۔ اور اس نے جہاد بھی کیا گو اُس کو قوت سے سروکار نہ تھا۔ اسی سے سمجھو کہ نماز کیا چیز ہے؟ اور اس میں کیا کیا راز و نیاز ہیں۔ اس لئے اس کا سخت ادب درکار ہے۔ ہرگز ہرگز بے باکی یا آزادی کے ساتھ نماز کے حضور میں قدم نہ رکھنا۔

سیرتِ خاصانِ حق ۲۷

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے راضی ہونا زہد فی الدنیا سے بہتر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے والا اپنے مرتبہ سے بڑھ کر تمنا نہیں کرتا۔ ابو عبداللہ باجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اہلِ دنیا اپنے آقاؤں کو اپنے سے راضی کرنا چاہتے ہیں اور جو اللہ کے بندے ہیں اللہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اس سے راضی رہیں۔

تو اے دوست! اس خصلت کو جیسے ہم نے بیان کیا ہے سوچ، اگر تو صابر ہے تو شکر کر، ورنہ استغفار کر اور تائب ہو۔

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے نفوس میں یہ بات مشاہدہ کرتے تھے کہ انھوں نے اللہ کا شکر ذرہ برابر بھی ادا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جس قدر شکر ہم کرتے ہیں یہ بھی اس کی نعمت سے ہوتا ہے۔ پس اس طریقے سے اللہ کا انعام کبھی بھی ختم نہیں ہوتا اور نہ کسی سے اس کے مقابلہ میں شکر کرنا ممکن ہے۔

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ ایک گونگے بہرے مصیبت زدہ کے پاس سے گذرے تو ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا اس شخص پر کوئی انعام باقی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، کھانے اور پینے کا آسانی سے گلے میں اُتر جانا، اور آسانی سے خارج ہونا ان ظاہری نعمتوں سے بہتر ہے جو گم ہوگئی ہے

بَشر بَشر کا سلام پہنچے

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی! محبوبِ کُل جہاں کو ، دِل و جگر کا سلام پہنچے
نَفَس نَفَس کا درود پہنچے ، نَظر نَظر کا سلام پہنچے

بِساطِ عالَم کی وُسعتوں سے، جہانِ بالا کی رِفعتوں سے
مَلک مَلک کا درود اُترے ، بَشر بَشر کا سلام پہنچے

حضورؐ کی شام شام مہکے، حضورؐ کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حَسیں جلوے میں ، سَحر سَحر کا سلام پہنچے

زبانِ فطرت ہے اِس پہ ناطق ، ببارگاہِ نبی صادق
شَجر شَجر کا درود جائے ، حَجر حَجر کا سلام پہنچے

رسولِ رحمت کا بارِ احساں، تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو ایسے مُحسن کو بستی بستی ، نگر نگر کا سلام پہنچے

مِرا قلم بھی ہے اُن کا صدقہ، مِرے ہنر پر ہے ان کا سایہ
حضورِ خواجہؐ، مِرے قلم کا ، مِرے ہنر کا سلام پہنچے

یہ التجا ہے کہ روزِ محشر ، گناہگاروں پہ بھی نظر ہو
شفیعِ اُمتؐ کو ہم غریبوں کی چشمِ تَر کا سلام پہنچے

نفیسؔ کی بَس دُعا یہی ہے، فقیر کی اب صدا یہی ہے
سَوادِ طیبہ میں رہنے والوں کو عمر بھر کا سلام پہنچے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

سونے، چاندی کی انگوٹھی کے مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: سونے چاندی کی انگشتری اور بوتام بنانا شریعت میں جائز ہے؟ یا ممنوع ہے؟ اگر جائز ہے تو کتنا سونا چاندی جائز ہے، مرد وعورت کیلئے؟

جواب: سونے چاندی کی انگشتری بنانا شرعاً درست ہے، البتہ مرد کو صرف چاندی کی انگشتری کی اجازت ہے، وہ بھی ایک مثقال سے کم، عورت کیلئے کوئی قید نہیں ہے، اس کیلئے سونے کی بھی اجازت ہے، اور وزن میں بھی جس قدر چاہے استعمال کرسکتی ہے۔

سوال: مرد کو سونا، چاندی، پیتل، لوہے ۶/۷ آنے بھر تک استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرد کو صرف چاندی کی انگوٹھی ساڑھے تین ماشہ کی مقدار درست ہے، اس کے علاوہ کسی دھات کی انگوٹھی مرد کیلئے درست نہیں۔

سوال: انگشتری کی چاندی جس کا وزن ۶/ماشہ ہے کیا اس کو آدمی پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر پہن سکتا ہے تو کس وزن کی پہن سکتا ہے؟

جواب: بادشاہ وقاضی اور متولی وغیرہ کو مہر لگانے کیلئے انگشتری چاندی کی جائز ہے، جس کا وزن ۴/ماشہ سے کم ہو اوروں کیلئے مناسب نہیں۔

سوال: سونے کی انگوٹھی مرد کیلئے جائز ہے یا نہیں؟ ریڈیو، گانا، بجانا، ؟ ناٹک، قوالی، جھوٹی خبریں خود سننا اور اپنے اہل وعیال کو سنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سونے کی انگوٹھی مرد کو پہننا حرام ہے، ریڈیو پر امورِ مسئولہ کو سننا جائز نہیں۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ

پانی پینے کی سنتیں

۱) دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

۲) پانی پینے سے پہلے اگر کھڑے ہوں تو بیٹھ جانا، کھڑے ہوکر پینا منع ہے۔

۳) بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر پینا اور پی کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا۔

۴) تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔

۵) برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

۶) مشک سے منہ لگا کر پانی نہ پئیں یا کوئی بھی ایسا برتن ہو جس سے دفعتاً پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو یا اس برتن سے سانپ، بچھو وغیرہ آنے کا اندیشہ ہو۔

۷) صرف پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا بھی مسنون ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

۸) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے والے کو دیں اور پھر اسی ترتیب سے دَور ختم ہو۔ اسی طرح چائے یا شربت بھی پیش کریں۔

۹) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔

۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ اکتوبر 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۲۴) ہٹا کٹا تندرست ہوتے ہوئے بھیک مانگنا۔

بھیک مانگنے والا قیامت کے میدان میں اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا، آج کل بھیک مانگنے کی بہت سی صورتیں نئی شکلوں میں آگئی ہیں جیسے روزہ کشائی کی دعوت کا کارڈ بانٹ کر، نیوتہ وصول کر کے، جہیز مانگ کر، ان سب سے بچنا ضروری ہے۔

(۲۵) ڈاڑھی منڈوانا یا ایک مشت سے کم پر کتروانا۔

جس طرح عید کی نماز، وتر کی نماز واجب ہے اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا بھی واجب ہے اور ایک مٹھی سے کم پر کتروانا یا منڈا دینا گناہ میں دونوں گناہ برابر ہے۔

گناہ کے نقصانات

(۹۰) آدمیوں سے خصوصاً نیک لوگوں سے وحشت ہونے لگتی ہے اور اس طرح ان سے دور ہو کر ان کے برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

ماہنامہ
دعوۃ الحق
ربیع الاول ۱۴۴۵ھ اکتوبر 2023ء

(۱) الایمان باللہ وصفاتہ

نظر فرمودہ شیخ المشائخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۴ اللہ تعالیٰ ہی عبادت اور پوجنے کے لائق ہے، اپنے بندوں پر مہربان ہے، بادشاہ ہے، عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، قوت وطاقت والا ہے، حکمت والا ہے، ہدایت دینے والا ہے، نیکیوں کی قدر کرنے والا ہے، انعام دینے والا ہے، سزا دینے والا ہے، انصاف والا ہے۔

عقیدہ:۵ اللہ تعالیٰ ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے جس کی چاہے بڑھا دے، جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے، دعاء کا قبول کرنے والا ہے، سب کا کام بنانے والا ہے سب آفتوں سے بچانے والا ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، اس کی اور بھی اچھی اچھی صفتیں ہیں۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

مسجد بھی ہے نگاہ میں مے خانہ آج کل
تسبیح بھی ہے گردشِ پیمانہ آج کل
اللہ رے جوشِ مستی مجذوبؔ ان دنوں
دیوانہ ہو رہا ہے یہ مستانہ آج کل

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)